آزادی کے بعد ہندوستان کی سیاست

بارھویں جماعت کے لیے سیاسیات کی درسی کتاب

5281

© NCERT
not to be republished

جامعہ ملیہ اسلامیہ

विद्ययाऽमृतमश्नुते

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

एन सी ई आर टी
NCERT

5281- Azadi Ke Baad Hindustan Ki Siyasat
(Politics in India Since Independence)
Textbook for Class XII

ISBN 81-7450-978-9

پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2009 شراون 1931

دیگر طباعت

فروری	2013	ماگھ	1934
جون	2015	جیشٹھ	1937
جون	2017	آشاڑھ	1939
اگست	2018	بھادرپد	1940
مئی	2019	ویشاکھ	1941
اگست	2020	شراون	1942
جولائی	2021	شراون	1943

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2009

قیمت : ₹ 140.00

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فِٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس مینیجر	:	وپن دیوان
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	پرکاش ویر سنگھ

سرورق اور لے آوٹ	تصاویر	کارٹوگرافی
شویتا راؤ	عرفان	اے۔ آر۔ کے گرافکس

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی-110016 نے سرسوتی آرٹ پرنٹرس، ای-25، سیکٹر-4، بوانا انڈسٹریل ایریا، دہلی-110039 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ — 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جا سکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی کمیٹی برائے درسی کتاب کی مخلصانہ کوششوں کی شکرگزار ہے۔ کونسل سماجی علوم کی درسی کتب کی مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کاروں جناب یوگیندر یادو اور پروفیسر سہاس پلشیکر کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکرگزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی

© NCERT
not to be republished

تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے جناب انعام الحق علمی اور جناب مجیب الرحمٰن کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی
20 دسمبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

پڑھنے والوں کے نام خط

اب جب کہ ہندوستان کی آزادی کے ساٹھ سال پورے ہو چکے ہیں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیتے ہوئے زمانے پر غور کریں اوراس کا جائزہ لیں۔گذشتہ چھ دہائیوں میں ہماری جمہوریت میں رجحانات ونظریات،کمزوریوں اورتوانائیوں کے اعتبار سے بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ان کے باوجود دلچسپ بات یہ ہے کہ نوجوان نسل اس تاریخ کے بارے میں بہت کم جانتی ہے۔آپ کو آزادی کی جدوجہد کے بارے میں خاصی معلومات ہوگی کیونکہ آپ تاریخ کی درسی کتابوں میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔اس کے علاوہ آپ کومیڈیا کی بدولت عصری سیاست سے بھی واقفیت ہوگی۔لیکن نوجوان نسل میں کے کم لوگ ہی اس زمانے کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں جو جنگ آزادی کوعصری سیاست سے جوڑتی ہے۔زیرنظر کتاب کا مقصد اسی خلا کو پُر کرنا ہے۔یہ کتاب ہماری جمہوریت کے سفر کی گذشتہ چھ دہائیوں کی کہانی دوہراتی ہے تاکہ آج کے سیاسی ماحول کا صحیح پس منظر سمجھ میں آسکے۔

یہ کتاب گذشتہ چھ دہائیوں کے گذرے ہوئے سیاسی واقعات کی تاریخ وار ترتیب نہیں ہے۔ہم نے گذشتہ چھ دہائیوں کی تاریخ کو بعض خاص لیکن اہم مسائل اورنظریات سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔اس کتاب کے شروع کے آٹھ ابواب میں ہندوستانی سیاست کے ایک خاص زمانے کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ان مسائل اورنظریات پرمرتکز رہتے ہوئے جو اس زمانے میں خاص اوراہم تھے۔آخری باب میں ان مسائل کا تعارف شامل ہے جوحالیہ برسوں میں ابھر کرسامنے آئے ہیں۔

عام طور سے سیاست کو بڑے رہنماؤں کے درمیان طاقت کا کھیل سمجھا جاتا ہے اور ایک طرح سے یہ صحیح بھی ہے۔بلا شبہ سیاست طاقت کے لیے ہے لیکن سیاست کا مقصد اجتماعی فیصلے کرنے،اختلافات ختم کرنے اورایک رائے ہونے کا بھی نام ہے۔اسی لیے ہم اپنے مشترکہ معاملات بغیر سیاست کے انجام دے ہی نہیں سکتے۔بالکل اسی طرح یہ بات بھی شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ کہ بڑے بڑے رہنما سیاست کے عمل پراثر انداز ہوتے ہیں اورسیاست کے طریق کار کو متاثر کرتے ہیں۔لیکن سیاست دراصل چندافراد کی امنگوں اور مایوسیوں کے گھیرے میں قید کوئی کہانی نہیں ہے اسی وجہ سے آپ اس کتاب میں شخصیات پر زیادہ توجہ نہیں پائیں گے۔آپ کو کچھ لوگوں کی سوانح یا زندگی کے خاکے ملیں گے تاکہ آپ اس زمانے کو بہتر طور سے سمجھ سکیں۔لیکن ہم آپ سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ آپ ان کی زندگی کے واقعات کو حفظ کریں۔

اس زمانے کو اچھی طرح سے سمجھنے کے لیے ہم نے اس کتاب میں کارٹون،نقشے اوردوسری تصاویر شامل کی ہیں۔دوسری کتابوں کی طرح،اپنے معصوم لیکن گستاخانہ سوالات اورتبصرہ کے ساتھ اُنی اورمنی بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔اب تک آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ اُنی اورمنی جو کچھ کہتے ہیں وہ اس کتاب کا نقطۂ نظر نہیں ہے۔آپ اوراس کتاب کے مصنف انی اورمنی سے اتفاق یا اختلافات رکھ سکتے ہیں لیکن ان کی طرح آپ کو بھی ہر چیز پر سوال کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

اس کتاب میں اُس زمانے کی شخصیات یا واقعات پر کوئی فیصلہ یا رائے دینے سے پرہیز کیا گیا ہے۔کتاب کا مقصد آپ کو اس زمانے کے بارے میں معلومات اوران معلومات یا ماحول کا پس منظر فراہم کرنا ہے تاکہ آپ سیاست میں ایک زیادہ باخبر اورزیادہ

© NCERT not to be republished

سوچی سمجھی راہ اختیار کرسکیں خواہ وہ سیاست کے طالب علم کی حیثیت سے ہو یا اس ملک کے شہری کی حیثیت سے۔ اسی لیے ہم نے اس کتاب میں جو کچھ کہا ہے وہ غیر جانبدارانہ طریقے سے کہا ہے اور آخری رائے کے لیے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ یہ آسان کام نہیں تھا اس لیے کہ اس موضوع کی کتاب میں متنازعہ مسائل سے دامن بچانا بہت مشکل ہے۔ اس زمانے کے بہت سے اہم واقعات اور مسائل گہرے سیاسی اختلافات کا سبب تھے اور اب بھی ہیں۔

اس کتاب کو تکمیل کرنے والی ٹیم نے ہر موضوع پر بحث کی ہے اور غیر جانبدارانہ طرز کو قائم رکھنے کے لیے کچھ اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں۔ سب سے پہلے تو کسی بھی متنازعہ مسئلہ کی بحث میں ایک سے زیادہ نقطۂ نظر پیش کیے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جہاں تک ممکن ہو سکا مستند اور معتبر حوالوں اور ذرائع کا استعمال کیا ہے جیسے کہ کمیشن اور عدالتوں کے فیصلے۔ تیسرے یہ کہ واقعات بیان کرنے میں کئی طرح کے ذرائع استعمال کیے گئے ہیں جن میں علمی تحریروں سے لے کر اخبارات اور مختلف رسائل کی رپورٹیں شامل ہیں۔ چوتھے یہ کہ وہ سیاستداں جو اب تک سیاست میں سرگرم عمل ہیں اس کتاب میں ان کے تفصیلی ذکر سے احتراز کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا لکھنا اس اعتبار سے بھی ایک زبردست چیلنج تھا کیونکہ اس زمانے کے بارے میں کافی معلومات موجود نہیں ہیں۔ اکثر تاریخی دستاویزات محققین کو دستیاب نہیں ہیں۔ اس زمانے کی مستند تاریخی کتب بھی موجود نہیں ہیں جن پر ہم اس درسی کتاب کے معیار کے مطابق بھروسہ کرسکیں۔ کمیٹی برائے درسی کتاب نے اس چیلنج کو ایک موقع میں تبدیل کر دیا۔ ہم کمیٹی کے ممبران کے شکر گزار ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اس کتاب کے مختلف ابواب کے مسودہ لکھنے میں صرف کیا۔ ہم خاص طور سے پروفیسر ریکھا چودھری اور سریندر جودھکا کے ممنون ہیں جنھوں نے بالترتیب جموں و کشمیر اور پنجاب کے اوپر مسودات تیار کیے۔

اس کتاب کی اہمیت اور موضوع کی حساسیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسودہ کو مزید جانچ پڑتال کے لیے سیاستدانوں اور تاریخ دانوں کے گروپ کی نظروں سے بھی گزرنا چاہیے۔ سب سے پہلے ہم نے متن کی غیر جانبداری اور واقعات کی صحت اور درستگی پرکھنے کے لیے تین قارئین — ڈاکٹر رام چندر گوہا، پروفیسر سنیل کھلنانی اور ڈاکٹر مہیش رنگاراجن کا انتخاب کیا۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ انھوں نے ہماری درخواست قبول کی اور مسودے کو پڑھنے اور اس پر تبصرہ کرنے کے لیے وقت دیا۔ ان کی رائے نے ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمیں کئی غلطیوں سے محفوظ رکھا۔ اس سلسلہ میں ہم خاص طور سے رام چندر گوہا کے ممنون ہیں کیونکہ ہم نے ان کی کتاب 'انڈیا آفٹر گاندھی' سے بے پناہ فائدہ اٹھایا ہے۔ ڈاکٹر فلپ اولڈن برگ نے بھی کتاب کے کچھ حصے پڑھے اور ہمیں قیمتی مشورے دیے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ نیشنل مانیٹرنگ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے ہمیں نامور علما جیسے پروفیسر مرنال مری، جی۔ پی۔ دیش پانڈے اور گوپال گرو کا تعاون ملا جنھوں نے کتاب کو کم سے کم تین بار پڑھا۔ اس کے علاوہ ہم این سی ای آر ٹی کے ڈائرکٹر پروفیسر کرشن کمار اور مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری کے مختلف مراحل میں اپنی مدد، مشوروں اور رہ نمائی سے ہمیں نوازا۔ پروفیسر لیش پال نے بھی اس کتاب کی تیاری میں جس دلچسپی اور تعاون کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لیے وہ تہہ دل سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ہم سی ایس ڈی ایس، نئی دہلی کے لوک نیتی پروگرام کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے ہمیں اس کتاب کی تیاری کے لیے

© NCERT not to be republished

وسائل اور کتاب تیار کرنے کے دوران گھر جیسا موحول فراہم کیا۔سی ایس ڈی ایس کے کئی افراد جنھوں نے اپنی استطاعت سے زیادہ اس کتاب کی تیاری میں ہماری مدد کی ان میں سنجیر عالم، اوِیناش جھا، بالا جی مدِیق اور ہمانشو بھٹا چاریہ اور 'سرائے کے' روی کانت اور محمد قریشی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ہم ڈاک ٹکٹ جمع کرنے والے بیورو کے بھی شکرگزار ہیں خاص طور سے کاویری بنرجی اور انڈین پوسٹل سروسز کے نیرج کمار اور سندھیا۔آر۔ کنّیگنتی کے، جنھوں نے بڑی تعداد میں ڈاک کے ٹکٹوں تک ہماری رسائی کی اور کتاب میں ان کے استعمال کی اجازت دی۔ملند چمپا نر کرنے فلموں کے انتخاب میں، رادھیکا مینن نے اہم معلومات جمع کرنے میں، وپل مدگل، ریتو اور دھرم ویر نے ہندوستان ٹائمز فوٹو لائبریری کے قیمتی ذخیرہ تک ہماری رسائی میں؛ بھانو چوبے اور ابھے چھا جلانی نے نئی دنیا کے آرکائیوز کے استعمال میں، راجندر بابو نے دی ہندو لائبریری سے تراشے اور تصاویر جمع کرنے میں، مشی گن یونیورسٹی لائبریری اور نہرو میموریل میوزیم لائبریری، نئی دلّی کے ذمہ داران کے ہم شکرگزار ہیں۔

الیکس جارج، پنکج پشکر، کے۔کے۔کیلاش، اور ایم منیشا، آرکائیوز میں تحقیقی کام، مرئی نقشوں کی تلاش اور حقائق کی جانچ پڑتال کرنے والی ٹیم کے لیے ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔اگر ان کی کثیر جہتی مدد، خاص طور سے پنکج پشکر کا غیر محدود خلوص شامل حال نہ ہوتا تو یہ کتاب موجودہ شکل میں نہ ہوتی۔پروف ریڈنگ کے لیے انوپما رائے شکریہ کی مستحق ہیں۔اس کتاب کی صورت اور تاثر کے لیے عرفان خان ذمہ دار ہیں جو اُنی اور منی کے خالق بھی ہیں۔اے۔آر۔کے۔گرافکس نے گراف اور نقشے تیار کیے ہیں۔کتاب کا ڈیزائن شویتا راؤ کی جمالیاتی حس اور ذوق کا آئینہ دار ہے اس پروجیکٹ میں شرکت اور اس کی روح کو قائم رکھنے میں ہم اِن سب کے شکرگزار ہیں۔این سی ای آر ٹی کی چیف ایڈیٹر شویتا اُپل نے اپنے فرائض کے اوقات سے بڑھ کر اس پروجیکٹ کے لیے وقت دیا۔ہم ان کے بے مثال صبر اور پیشہ ورانہ مہارت کے لیے شکرگزار ہیں۔

یہ کتاب ہندوستانی جمہوریت کے استحکام اور مضبوطی کے لیے ایک نذرانہ ہے۔اس حقیر پیش کش کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہمارے ملک میں جمہوری بحث و مباحثہ اور گفتگو کو مزید موثر بنا سکے۔ہم پورے خلوص کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ یہ کتاب اسی جذبے کے ساتھ پڑھی جائے گی اور نہ صرف سیاسیات کے طالب علموں بلکہ ہمارے ملک کی نوجوان نسل کے ایک بڑے طبقہ کو بھی اس کتاب سے فائدہ پہنچے گا۔

اُجوّل کمار سنگھ
صلاح کار

سہاس پلشیکر اور یوگیندر یادو
خصوصی صلاح کار

© NCERT not to be republished

مزید مطالعے کے لیے...

گرین وِلے آسٹن، 1999، ورکنگ اے ڈیموکریٹک کانسٹی ٹیوشن: دی انڈین ایکسپیرینس، **آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی**

پال آر۔ براس، 1994 (**دوسرا ایڈیشن**)، دی پالیٹکس آف انڈیا سنس انڈی پینڈنس، **کیمبرج یونیورسٹی پریس (ہندوستان میں، فاؤنڈیشن بکس سے شائع) دہلی**

بپن چندرا، مردولا مکھرجی اور آدتیہ مکھرجی، 2000، انڈیا آفٹر انڈی پینڈنس (1947-2000) **پینگوئن بکس، دہلی**

پرتھا چٹرجی (مرتب)، 1997، اسٹیٹ اینڈ پالیٹکس ان انڈیا، **آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی**

فرانسین آر۔ فرینکل، 2005، انڈیاز پولیٹکل اکنومی (1947-2004)، **آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی**

رام چندر گوہا، 2007، انڈیا آفٹر گاندھی: ہسٹری آف دی ورڈس لارجسٹ ڈیموکریسی، **پکاڈور انڈیا، دہلی**

نیرجا گوپال جایل (مرتب)، 2001، ڈیموکریسی ان انڈیا، **آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی**

سُدپتا کوی راج (مرتبہ)، 1997، پالیٹکس ان انڈیا، **آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی**

سنیل کھلنانی، 2003 (**پیپر بیک**)، دی آئیڈیا آف انڈیا، **پینگوئن، لندن**

رجنی کوٹھاری، 1985، پالیٹکس ان انڈیا، **اورینٹ لانگ مین، دہلی**

پرتاپ بھانو مہتا، 2003، دی برڈن آف ڈیموکریسی، **پینگوئن بُکس، دہلی**

اَچن ونائک، 1990، دی پین فل ٹرانزیشن: بورژوائی ڈیموکریسی ان انڈیا، **ورسو، لندن اور نیو پارک**

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئرپرسن، مشاورتی کمیٹی برائے سماجی علوم، سینئر سکنڈری سطح پر

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

سہاس پلشیکر، پروفیسر، شعبۂ سیاسیات، پونہ یونیورسٹی، پونہ

یوگندر یادو، سینئر فیلو، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (سی ایس ڈی ایس)، دہلی

صلاح کار

اُجوّل کمار سنگھ، ریڈر، شعبۂ سیاسیات، دہلی یونیورسٹی، دہلی

اراکین

اُدیتہ نگم، فیلو، سی ایس ڈی ایس، دہلی

اکھل رنجن دتہ، لیکچرر، شعبۂ سیاسیات، گوہاٹی یونیورسٹی، گوہاٹی

الیکس جارج، آزاد محقق، ایروتی، کیرالہ

انورادھا سین، پرنسپل، دی سری جن اسکول، نئی دہلی

بھارانی این، فیکلٹی، انٹرنیشنل اکیڈیمی آف کری ایٹو ٹیچنگ (IACT)، بنگلور

دوائے پایان بھٹاچاریہ، فیلو، سی ایس ایس ایس، کولکاتا

کیلاش کے۔ کے، لیکچرر، شعبۂ سیاسیات، پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ

ایم منیشا، سینئر لیکچرر، لوریٹو کالج، کولکاتا

منجری کاٹجو، ریڈر (سیاسیات)، حیدرآباد یونیورسٹی، حیدرآباد

پنکج پشکر، سینئر لیکچرر، لوک نیتی، سی ایس ڈی ایس، دہلی

مَلّاوی۔ ایس۔ وی۔ پرساد، لیکچرر، ڈی ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

راجیشوری دیش پانڈے، ریڈر (سیاسیات)، پونہ یونیورسٹی، پونہ

سجل ناگ، پروفیسر، آسام یونیورسٹی، سلچر

سندیپ شاستری، ڈائرکٹر، آئی اے سی ٹی، بنگلور

شیلندر کھرات، لیکچرر (سیاسیات)، شنڈے سرکار کالج، کولھاپور، مہاراشٹر

سری لیکھا مکھرجی، پی جی ٹی، سینٹ پال اسکول، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

سنجے دوبے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT
not to be republished

مشوروں کے لیے گزارش

یہ کتاب آپ کو کیسی لگی؟ اس کتاب کے مطالعے یا استعمال کے اپنے تجربے کو لکھیے۔ کون کون سے مسائل آپ کو پیش آئے؟ آپ اسی کتاب کے اگلے ایڈیشن میں کیا تبدیلیاں چاہتے ہیں؟

ان تمام باتوں کے بارے میں یا تمام دیگر مشوروں سے ہمیں ضرور نوازیں۔ آپ خواہ استاد ہوں، والدین ہوں یا طالب علم یا عام قاری ہوں۔ آپ کا ہر مشورہ ہمارے نزدیک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

براہ کرم اپنے مشورے ہمیں اس پتے پر ارسال کریں:

کوآرڈی نیٹر (سیاسیات)

ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، سری اربندو مارگ، نئی دہلی۔110016

آپ ای میل بھی روانہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ہمارا پتہ ہے politics.ncert@gmail.com

© NCERT not to be republished

اظہارتشکر

اس درسی کتاب میں شامل ڈاک ٹکٹوں، کارٹونوں، اخبار کے تراشوں، تصاویر اور متن کے اقتباسات کے لیے درج ذیل افراد اور اداروں کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ڈاک ٹکٹ

اس کتاب میں استعمال کیے گئے تمام ڈاک ٹکٹوں کے لیے محکمہ ڈاک وتار، حکومتِ ہند کے دی نیشنل فلا ٹیلی بیورو کے شکر گزار ہیں۔

کارٹون

صفحہ 71, 72, 84, 87, 96, 100, 110, 113, 114, 118, 120, 124, 127, 177, 182 اور 184 پر آر۔ کے۔ لکشمن کے کارٹونوں کے لیے شنکر نارائن اور ٹائمز آف انڈیا صفحہ 21, 22, 26, 28, 40, 56 اور 62 پر شنکر کے کارٹونوں کے لیے چلڈرن بک ٹرسٹ؛ صفحہ 93, 96, 101 اور 164 پر کٹی کے کارٹون کے لیے لاونگ و دکٹّی ،فری پریس؛ صفحہ 52 اور 150 پر کارٹونوں کے لیے سدھیر در، سدھیر تیلنگ اور یواین ڈی پی اور پلاننگ کمیشن؛ صفحہ 103 پر ابو کے کارٹون کے لیے جانکی ابراہیم؛ صفحہ 127 پر اتن رائے کے کارٹون کے لیے انڈیا ٹوڈے ؛ صفحہ پر کارٹون کے لیے روی شنکر؛ صفحہ 181 اور 186 پر کارٹونوں کے لیے اجیت مینن؛ صفحہ 173 پر رام بابو ماتھر کے کارٹون اور صفحہ 184 پر سدھیر تیلنگ کے کارٹون کے لیے ایچ ٹی بك آف كارٹونس کے بے حد ممنون ہیں۔

تصاویر

صفحہ 2 اور 13 پر تصاویر کے لیے سنیل جناح؛ صفحہ 7, 33, 141, 143 اور 159 پر تصاویر کے لیے دی ھـنـد ؛ صفحہ 9 اور 17 پر تصاویر کے لیے ڈی پی اے / پی آئی بی؛ صفحہ 49, 125, 132, 135, 34 اور سرورق پر کولاج کے لیے ھندوستان ٹـائـمز ؛ صفحہ 3, 10 اور 64 پر تصاویر کے لیے نہرو میموریل میوزیم اینڈ لائبریری؛ صفحہ 6, 7, 42 اور 70 پر ہومی وئیر والا کی تصاویر کے لیے سینہ گدیہوک؛ صفحہ 145 پر تصویر کے لیے انـڈیا ٹوڈے؛ صفحہ 88 اور 173 پر تصاویر کے لیے رگھورائے؛ صفحہ 55 پر تصویر کے لیے کمارا پّا انسٹی ٹیوٹ آف گرام سوراج؛ صفحہ 150 پر تصویر کے لیے پنکج پشکر صفحہ 43 پر تصویر کے لیے رابن شا پشپ / راج کمل پر کاشن؛ صفحہ 147 پر تصویر کے لیے نرمدا بچاؤ تحریک کا اور پشت پر شامل تصویر کے لیے آئوٹ لك كـلاسك اور www.thesouthasian.org کے شکر گزار ہیں۔

اخبار کے تراشے

صفحہ 4, 51, 59, 70, 76, 78, 85, 98, 114, 159, 173, 189, 193 اور 195 پر شامل ترشوں (ھسٹری ان دی میکنگ : 75ائیرس آف دی ھندوستان ٹائمز) کے لیے دی ھـنـدوستان ٹائمز کا؛ صفحہ 171, 75, 76, 114, 159, 163, 167, 168, 171 اور 177 پر شامل تراشوں کے لیے ٹـائـمز آف انڈیـا کا؛

© NCERT not to be republished

صفحہ 32 اور 33 تراشوں پر شامل خبر کے لیے دی ہندو کا؛ صفحہ 114, 166, 173, 33, 72, 106, 114 اور 189 پر شامل تراشوں کے لیے نئی دنیا کا؛ صفحہ 194 پر شامل تراشے کے لیے دی پائینیر کا؛ صفحہ 196 پر شامل تراشے کے لیے دی انڈین ایکسپریس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پوسٹر/اشتہارات

صفحہ 61, 72, 91, 111, 166, 179, 175 اور 183 پر شامل امول کے اشتہاروں کے لیے جن سی ایم ایم ایف انڈیا کا؛ صفحہ 135 اور 145 پر شامل پوسٹر کے لیے ڈیزائن اینڈ پیوپل کا؛ صفحہ 137 پر پوسٹر کے لیے ان ہد/این سی ڈی ایچ آر کا؛ صفحہ نمبر 142 پر شامل پوسٹر کے لیے زبان کا؛ صفحہ 154 پر پوسٹر کے لیے اتراکھنڈ سانسکریتک مورچے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

رپورٹوں اور کتابوں سے اقتباسات

صفحہ 25, 29, 30, 67, 68, 72 اور 88 پر شامل اقتباسات کے لیے پکاڈار انڈیا کی اشاعت رام چندر گوہا کی تصنیف انڈیا آفٹر گاندھی کا؛ فیض احمد فیض کی نظم 'صبح آزادی' کے ترجمے کے لیے کے سندیپ دگل؛ امریتا پریتم کی نظم 'ٹوڈے آئی کال وارث شاہ' کے ترجمے کے لیے امیر راجا کا؛ سعادت حسن منٹو کی کہانی کے لیے راج کمل پرکاشن کا؛ فنیشور ناتھ کے میلا آنچل کے ترجمے کے لیے اندرا جنگھارے کا اور شری لال شکلا کے راگ درباری کے ترجمے کے لیے گلین رائٹ کا؛ نام دیوڈھسال کی مراٹھی نظموں کے ترجمے کے لیے جینت کروے اور ایلنو رجیلیٹ؛ ملک راج آنند اور ایلنو رجیلیٹ کی مرتبہ این اینتھولوجی آف دلت لٹریچر، نئی دہلی، 1992؛ رجنی کوٹھاری کی پالیٹکس ان انڈیا، اورینٹ لونگمین، دہلی؛ صفحات 162، 163؛ پرتھا چٹرجی کی مرتبہ اسٹیٹ اینڈ پالٹیکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، نئی دہلی 1997 کا صفحہ نمبر 448 پر رجنی کوٹھاری کے اقتباسات کے لیے؛ ڈیوڈ بٹلر، اشوک لہری پرنے رائے صفحہ نمبر 149؛ سدپتا کوی راج صفحہ نمبر 74؛ سنجیو بروا صفحہ نمبر 507؛ جواہر لعل نہروز اسپیچر، ستمبر 1957 تا اپریل 1961، دہلی، حکومت ہند، وزرات برائے نشریات واطلاعات، جلد 4، صفحہ 381؛ فرانس آر۔ فرنیکل، 2005، انڈیاز پالٹیکل اکانومی (2004-1947)، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی، صفحہ نمبر 71؛ زویا حسن، پارٹیز اینڈ پارٹی پالیٹکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی 2004، صفحہ 34-33؛ آنند چکروتی، اے ویلج ان چومو اسمبلی کانسٹی ٹیونسی ان راجستھان، اے۔ ایم۔ شاہ کی مرتبہ دی گراس روٹ آف ڈیموکریسی، پرمانٹ بلیک، دہلی، 2007؛ جسٹس ناناوتی کمیشن کی رپورٹ، جلد 1، 2005، صفحہ 180؛ نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2002-2001، صفحات 318-317 اور شاہ کمیشن، انٹرم رپورٹ، صفحات 101-96، 139-120 کے شکر گزار ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل کاپی ایڈیٹرز ارشاد نیر اور حسن البنّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شائلہ فاطمہ، فلاح الدین اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ — *iii*

پڑھنے والوں کے نام خط — *v*

باب 1
قومی تعمیر کے چیلنج — 3

باب 2
ایک پارٹی کی بالادستی کا زمانہ — 27

باب 3
منصوبہ بند ترقی کی سیاست — 47

باب 4
ہندوستان کے خارجی تعلقات — 65

باب 5
کانگریس سسٹم کو درپیش چیلنج اور اس کی بحالی — 85

باب 6
جمہوری نظام کا بحران — 107

باب 7
عوامی تحریکوں کا عروج — 133

باب 8
علاقائی آرزوئیں — 155

باب 9
ہندوستانی سیاست میں رونما حالیہ واقعات — 181

© NCERT not to be republished